اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد

مثنوی مولانا جلال الدّین رومیؒ

(کتاب ۱، حکایت ۳)

ماہانہ محفل ذکر و نعت

رہائش حاجی رانا زاہد اقبال صاحب

بھارہ کہو، وفاقی دار الحکومت اسلام آباد

نیلا سَندھ، لہتراڑ روڈ، وفاقی دار الحکومت اسلام آباد

دار الفقر

وفاقی دار الحکومت اسلام آباد

ویب سائیٹ:

muhammadiyah.info

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ، اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

عیّار وزیر اور مذہبی تفرقہ

(فریب اور تفرقے کی داستان)

ایک یہودی بادشاہ عیسائیوں کے عقیدے کو مٹانا چاہتا تھا۔ اس کے وزیر نے ایک چال چلی اور بادشاہ سے کہا کہ وہ اسے جسمانی طور پر معذور کر کے دربار سے نکال دے تاکہ وہ عیسائیوں میں پناہ لے سکے اور ان کے درمیان پھوٹ ڈال سکے۔ بادشاہ نے یہ تجویز مان لی۔ وزیر مظلوم بن کر عیسائیوں میں جا پہنچا اور انہیں یقین دلایا کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرنے کی پاداش میں اس حال تک پہنچا ہے۔ جلد ہی اس نے عیسائیوں کا اعتماد حاصل کر لیا اور ایک بزرگ اور معلم کی حیثیت سے ان پر حکمران ہو گیا۔ صرف چند دانشمند افراد ہی اس کی عیاری بھانپ سکے، باقی سب اس کے جال میں پھنس گئے۔

عیار وزیر نے عیسائیوں کے بارہ سرداروں میں سے ہر ایک کو ایک ایک الگ کتابچہ دیا، جس میں مذہبی ہدایات تھیں۔ ہر کتابچے کی ہدایات دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد تھیں۔ ایک میں روزہ و ریاضت کو ضروری بتایا گیا تو دوسرے میں صدقہ کو، تیسرے میں صرف ایمان کو کافی قرار دیا گیا تو چوتھے میں اعمال کو اصل بنیاد۔ اس کے بعد وزیر نے ایک غار میں جا کر گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اپنے مریدوں کو بلوا کر ہر ایک سردار کو خفیہ طور پر یہ پیغام دیا کہ وہی اس کا اصل جانشین ہے اور اسے اپنی کتابچے کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دوسرے تمام مدعیانِ جانشینی کو قتل کر دینا چاہیے۔ یہ کہہ کر وزیر نے خودکشی کر لی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر سردار نے خود کو حق بجانب جانشین قرار دے کر دوسروں کے خلاف تلوار اٹھا لی اور عیسائی متعدد جنگجو گروہوں میں بٹ گئے، جیسا کہ وزیر کا منصوبہ تھا۔ تاہم، ایک وفادار گروہ انجیل میں ذکر ہونے والے نام "احمد" (حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) سے وابستہ رہا اور اس نے اتحاد برقرار رکھا، جس نے انہیں تباہی سے بچا لیا۔

تشریح اور تفسیر:

یہ حکایت درحقیقت نفسیاتی جنگ، فکری انتشار اور مذہبی استحصال کا زبردست بیان ہے۔ یہاں وزیر دراصل وہ عنصر ہے جو کسی بھی معاشرے یا گروہ کو اندر سے توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا ہتھیار جھوٹ، فریب اور نفاق ہے۔ وہ مذہب کی آڑ لے کر، مقدس جذبات سے کھیلتا ہے تاکہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر سکے۔ مختلف کتابچے درحقیقت متضاد نظریات، فرقوں اور تفسیروں کی علامت ہیں جو ایک ہی سچائی کے نام پر پیش کیے جاتے ہیں، جبکہ ان کا مقصد صرف تفرقہ ڈالنا ہوتا ہے۔ رومیؒ اس کے ذریعے یہ سمجھاتے ہیں کہ جب اصل مقصد یعنی اللہ کی رضا اور انسانوں سے محبت سے نظر ہٹ جائے، تو ظاہری رسوم اور نظریاتی جھگڑے ہی اصل بن جاتے ہیں، جو تباہی کا سبب ہیں۔ اختتام پر "احمد" (حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) کے نام پر اتحاد کی بات درحقیقت وحدانیت، محبت اور مرکزیت کی طرف اشارہ ہے، جو انتشار سے نجات دلا سکتا ہے۔ یہ کہانی عام آدمی کو یہ سبق دیتی ہے کہ وہ کسی بھی ظاہر پرست رہنما یا متضاد تعلیمات پر اندھا اعتماد کرنے کے بجائے، اپنی عقل اور دل کی گہرائی سے کام لے اور ہمیشہ اتحاد، محبت اور سادگی کی راہ کو تھامے رہے۔

عارفانہ تشریح:

عارفانہ نقطہ نظر سے یہ پوری حکایت انسان کی اندرونی کیفیات کی عکاس ہے۔ یہودی بادشاہ ہمارے اس نفسِ امارہ کی علامت ہے جو ہر وقت روحانیت اور محبت کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ عیار وزیر دراصل عقلِ حیوانی یا شیطانی وسوسہ ہے جو ہمیں دھوکہ دیتا ہے اور روحانی ترقی میں رکاوٹ بنتا ہے۔ وہ ریاکاری کی راہ دکھاتا ہے، ظاہر دار بناتا ہے، اور باطن کو فریب سے بھر دیتا ہے۔

بارہ سردار اور ان کے متضاد کتابچے ہمارے اندر موجود خواہشات، وہم و گمان، اور فکری الجھنیں ہیں۔ ہر خواہش ہمیں ایک الگ راہ پر لگا دیتی ہے اور دوسری خواہشوں سے لڑاتی ہے۔ کبھی ہم صرف ظاہری عبادت کے پابند ہو جاتے ہیں، کبھی فقط مالی خیرات کو کافی سمجھتے ہیں، کبھی صرف ایمان کے دعویدار بن جاتے ہیں، تو کبھی اعمال کو ہی سب کچھ مان لیتے ہیں۔ یہ داخلی جنگ ہمیں ٹکڑوں میں بانٹ دیتی ہے، ہم اپنے آپ سے ہی لڑتے رہتے ہیں اور حقیقی روحانی مقصد کو بھول جاتے ہیں۔

غار میں وزیر کی خودکشی اس بات کی علامت ہے کہ جب یہ نفسانی خواہشات اور عقلِ حیوانی اپنا کام پورا کر لے، یعنی انسان کو گمراہ کر دے، تو وہ خود بھی فنا ہو جاتی ہیں، لیکن اس سے پہلے وہ انسان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل چکی ہوتی ہیں۔

آخر میں "احمد" (حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) کے نام پر متحد رہنے والا گروہ دراصل ہمارے اندر کی روحِ قدسی اور قلبِ سلیم ہیں جو ہمیشہ حق، وحدت اور محبت کی طرف کھینچتے ہیں۔ یہی وہ ہیں جو تمام داخلی انتشار کے باوجود ہمیں نجات کی راہ دکھاتے ہیں۔ مولانا رومیؒ کی شاعری میں "احمد" (حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) تمام روحانی سفر کا محور ہیں۔ پس، یہ کہانی ہمیں بتاتی ہے کہ اپنے اندر کے نفس اور شیطانی وساوس کی چالوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی توجہ محبت اور وحدت کے مرکز (اللہ اور اس کے محبوب ﷺ) پر مرکوز رکھیں، اور اپنے آپ کو داخلی تفرقوں اور متضاد خواہشات میں الجھنے نہ دیں۔ سچی نجات اسی میں ہے کہ ہم اپنے باطن کو ہر قسم کے ریا، فریب اور تکبر سے پاک کر کے محبت اور اتحاد کی دولت حاصل کریں۔

The Cunning Vizier and Religious Schism

(A Tale of Deception and Discord)

A Jewish king wanted to destroy the Christian faith. His cunning vizier hatched a plot. He told the king to cripple him physically and banish him from court, so that he could seek refuge with the Christians and create divisions among them. The king agreed. The minister, appearing as a victim, went to the Christians and convinced them he had been tortured because he had embraced Christianity. He quickly gained their complete trust and became their revered saint and teacher. Only a few wise people sensed his deceit; the vast majority was fooled.

The deceitful vizier gave each of the twelve Christian leaders a separate booklet of religious instructions. The instructions in each booklet were different from and contradicted the others. One emphasized fasting and austerity, another charity, another faith alone, and yet another good deeds as the only foundation. Afterwards, the vizier retreated to a cave in seclusion. He then called his followers and secretly told each leader that he alone was the true successor and that he must follow his booklet's instructions and kill all other claimants. Having said this, the vizier killed himself. The

result was that each leader declared himself the rightful successor, took up arms against the others, and the Christians split into many warring groups, just as the vizier had planned. However, one faithful group remained united under the name of "Ahmad" (Prophet Muhammad, Sallallahu 'alayhi wa aalihi wa sallam) mentioned in the Gospel, and this unity saved them from ruin.

Explanation and Interpretation:

This story is a powerful description of psychological warfare, intellectual chaos, and religious exploitation. Here, the vizier represents that element which tries to break any society or group from within. His weapons are lies, deception, and hypocrisy. Hiding behind religion, he plays with sacred emotions to turn people against each other. The different booklets are actually symbols of conflicting ideas, sects, and interpretations presented in the name of the same truth, while their only purpose is to create division. Through this, Rumi teaches that when the real goal, Allah's pleasure and Love for humanity is lost, then external rituals and ideological quarrels become primary, leading to destruction. The mention of unity under "Ahmad" (Prophet Muhammad, Sallallahu 'alayhi wa aalihi wa sallam) at the end points towards oneness, love, and a central guiding principle, which can save us from dispersion. This story teaches the common man not to blindly trust any hypocritical leader or contradictory teachings, but to use his own intellect and heart's depth, and to always hold firm to the path of unity, love, and simplicity.

Mystical Interpretation:

From a mystical perspective, this entire story reflects the inner state of a human being. The Jewish king symbolizes our carnal self that constantly wants to destroy spirituality and love. The cunning vizier is actually our base intellect or satanic whisperings that deceive us and become an obstacle in spiritual progress. It shows the path of hypocrisy, makes us focus on appearances, and fills our inner being with deceit.

The twelve leaders and their contradictory booklets represent the desires, doubts, and mental confusions within us. Each desire pulls us onto a different path and makes us fight other desires. Sometimes we become bound only to external worship, sometimes we consider only charity sufficient, sometimes we become claimants of faith alone, and sometimes we consider deeds as everything. This internal war splits us into fragments; we fight with ourselves and forget the true spiritual purpose.

The vizier's suicide in the cave symbolizes that when these base desires and animal intellect accomplish their task, that is, misguide the person, they themselves are also destroyed, but only after having pushed the human into the pit of ruin.

Finally, the group united under "Ahmad" (Prophet Muhammad, Sallallahu 'alayhi wa aalihi wa sallam) is actually our soul and pure heart within, which always pulls us towards truth, unity, and love. It is this which shows us the path to salvation despite all internal chaos. In Rumi's poetry, "Ahmad" (Prophet Muhammad, Sallallahu 'alayhi wa aalihi wa sallam) is the axis of the spiritual journey. Therefore, this story tells us that to save ourselves from the tricks of our inner self and Satanic whispers, it is essential to focus our attention on the center of love and unity (Allah and His Beloved ﷺ), and not get entangled in internal divisions and conflicting desires. True salvation lies in purifying our inner being from all hypocrisy, deceit, and arrogance, and attaining the wealth of love and unity.

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن